۲- دیوار کے اوپر اُبھری ہوئی آیات قرآنی لکھنا جائز ہے' جب کہ مذکورہ بالا شرائط کے مطابق لکھی گئی ہوں۔ آپ کا یہ خیال کہ چھت پر لوگ چلیں گے تو اس کی وجہ سے آیات کی بے حرمتی ہوگی صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ عرف میں جب آیات اور چلنے والے کے درمیان پردہ ہو تو بے حرمتی شمار نہیں ہوتی' اور شریعت کا یہ مستقل اصول ہے: لیس علیکم فی الدین من حرج "تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں ہے"۔

۳- مسجد کے ہال کے ساتھ اگر چھوٹی مسجد تعمیر ہو تو اس میں سردی اور گرمی کے موسم میں نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اگر وہ کوئی مکان ہے مسجد نہیں تو پھر اس کا حکم مسجد کا نہ ہوگا۔ چھوٹی مسجد اور بڑی مسجد دونوں میں جب جماعت ہو تو صف اول کا ثواب ان لوگوں کو مل جائے گا جو بڑی مسجد کی صف اول یا چھوٹی مسجد کی صف اول میں نماز پڑھیں۔ (مولانا عبدالمالک)

انٹرنیٹ اور انٹرنیٹ کیفے کا کاروبار

س: انٹرنیٹ کے استعمال اور انٹرنیٹ کیفے کے کاروبار کے بارے میں اسلام کا کیا نقطۂ نظر ہے؟ کیا یہ جائز اور حلال ہے؟

ج: انٹرنیٹ کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ اسلام جو عالم گیر دین ہے' سارے عالم تک اس کا پہنچانا' اسے لوگوں کے دلوں میں اُتارنا اُمت مسلمہ کا فریضہ ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے یہ کام آسان ہوگیا ہے۔ انٹرنیٹ کی سب سے زیادہ ضرورت تو اسلام اور اُمت مسلمہ کو ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں' مٹی کے ہر گھر اور چمڑے کے ہر خیمے میں اسلام کے پہنچنے کی جو پیشین گوئیاں نبیؐ نے فرمائی ہیں' ان کے پورے ہونے کا ذریعہ انٹرنیٹ سے بہتر اور کون سا ہوسکتا ہے۔ انٹرنیٹ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور انسانیت کی رہنمائی' ہدایت اور اصلاح کے لیے اس کے ذریعے بہت زیادہ آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ وہ کام جو لاکھوں اور کروڑوں خرچ کرنے اور لاکھوں میل سفر کرنے کے بعد ہوسکتا ہے آج گھر بیٹھے تھوڑی سی رقم خرچ کر کے کیا جا سکتا ہے۔ اپنے گھر اور دفتر میں بیٹھے بیٹھے پوری دنیا اور اس کے ہر گھر میں آپ دین کا پیغام اور قرآن وسنت کی بات سنا سکتے ہیں۔ اس کے بعد اگر دینی تنظیمیں' علماے کرام' خطباے کرام اور اسلامی اسکالر اسلام کے پیغام' اس کی حقانیت اور صداقت کو انسانوں تک نہیں پہنچائیں گے' لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو عقلی اور نقلی دلائل سے مسخر نہیں کریں گے' باطل نظاموں اور تہذیبوں کو کھوکھلا ثابت نہیں کریں گے تو پھر وہ عنداللہ ماخوذ ہوں گے۔ آج سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی سطح پر اسلام اور کفر' دین اور لادینیت' اسلامی اور مغربی تہذیب' اسلام اور مشرکانہ مذاہب' یہودیت' عیسائیت' بودھ مت اور ہندومت وغیرہ کے مابین جو فکری کش مکش ہے' اس

میں اسلام کی صداقت اور بالادستی ثابت کی جائے۔ ادیان باطلہ پر علمی میدان میں غلبہ حاصل کیا جائے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ○ (التوبہ ۹:۳۳' الصف ۶۱:۹)

وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

اسلامی تحریکات اور علمائے کرام کو عالمی سطح پر منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ مختلف موضوعات کو مختلف اداروں اور تنظیموں کے سپرد کیا جائے۔ جس طرح فوج اپنی تنظیم کرتی ہے' مختلف یونٹوں کو مختلف مورچوں پر کھڑا کر دیتی ہے' اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعے منظم انداز میں کام کیا جائے' اہداف مقرر کیے جائیں اور انھیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کا جائزہ بھی لیا جاتا رہے اور جس مورچے اور میدان میں کمی ہو' اسے دُور کیا جائے۔ علما اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو اس میدان میں کھپائیں۔ اگر علمی میدان میں فتح اور بالادستی حاصل کریں گے تو اس کے بعد سیاسی میدان میں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

انٹرنیٹ کیفے کا کاروبار اسی صورت میں صحیح ہے جب اس بات سے مشروط ہو کہ فحش اور عریاں فلمیں نہیں دکھلائیں گے' اور نہ کسی دوسری بداخلاقی کا ذریعہ بنیں گے۔ (ع - م)

تنگ دستی میں ایصالِ ثواب

س: میری والدہ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئی ہیں۔ میں ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے صدقہ و خیرات اور بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن غریب اور تنگ دست ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فرمایئے کہ ایک غریب اور تنگ دست آدمی اپنے والدین کے ایصال ثواب کے لیے کیا کر سکتا ہے؟

ج: ایصال ثواب کے لیے مال دار ہونا ضروری نہیں۔ مال دار ہوں تو فی سبیل اللہ مال خرچ کرنا ایصال ثواب کی ایک شکل ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی نیک کام کیا جائے اس کے ذریعے ایصال ثواب ہو سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل معروف صدقة "ہر نیکی صدقہ ہے"۔ اسی طرح اولاد جو بھی نیک کام کرتی ہے اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو پہنچ جاتا ہے۔ مسلمان جو بھی نیکی کرتے ہیں ان کا ثواب سلسلہ بہ سلسلہ ان کے آبا و اجداد سے ہوتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے اور ہر ایک کو اس کا پورا پورا ثواب ملتا ہے۔ آپ اپنی والدہ کو قرآن پاک پڑھ کر' نفل روزے اور نفلی عبادات کر کے اور ایک نیک آدمی کی زندگی گزار کر ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ خصوصاً ان نیکیوں کو کر کے' جن کی تعلیم آپ کو ان سے ملی۔ (ع - م)